

خطبہ (۱۷۷)

ذعلب یمنی نے آپ سے سوال کیا کہ: یا امیر المؤمنین! کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جسے میں نے دیکھا تک نہیں؟ اس نے کہا کہ آپ یونہر دیکھتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

آنکھیں اسے کھلم کھلانہیں دیکھیں، بلکہ دل ایمانی حقیقوں سے اسے پہچانتے ہیں۔ وہ ہر چیز سے قریب ہے، لیکن جسمانی اتصال کے طور پر نہیں، وہ ہرشے سے دور ہے، مگر اگل نہیں، وہ غور و فکر کے بغیر کلام کرنے والا اور بغیر آمادگی کے قصد وارا دہ کرنے والا اور بغیر اعضاء (کی مرد) کے بنانے والا ہے۔

وہ لطیف ہے لیکن پوشیدگی سے اسے متصف نہیں کیا جاسکتا، وہ بزرگ و برتر ہے مگر تنہ خوئی و بخلقی کی صفت اس میں نہیں، وہ دیکھنے والا ہے مگر حواس سے اسے موصوف نہیں کیا جاسکتا، وہ حرم کرنے والا ہے مگر اس صفت کو نرم دلی سے تعمیر نہیں کیا جاسکتا، چہرے اس کی عظمت کے آگے ذلیل و خوار اور دل اس کے خوف سے لرزائی وہر اسال ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۱۷۸)

اپنے اصحاب کی مذمت میں فرمایا

میں اللہ کی حمد و شکر ترتا ہوں ہر اس امر پر جس کا اس نے فیصلہ کیا اور ہر اس کام پر جو اس کی تقدیر نے طے کیا ہو اور اس آزمائش پر جو تمہارے ہاتھوں اس نے میری کی ہے۔ اے لوگو! کہ جنہیں کوئی حکم دیتا ہوں تو نافرمانی کرتے ہیں اور پکارتا ہوں تو میری آواز پر لیک نہیں کہتے، اگر تمہیں (جگ سے) کچھ مهلت ملتی ہے تو ڈیگیں مارنے لگتے

(۱۷۷) وَمِنْ كَلَمِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

وَقَدْ سَنَّكَهُ دِعْلِبُ الْيَمَانِيُّ فَقَالَ: هُلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَفَأَغْبَدْتَ مَا لَآَرَى؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ تَرَاهُ؟ فَقَالَ:

لَا تَرَاهُ الْعَيْنُونُ بِمُشَاهَدَةِ الْعَيْنَانِ، وَ لِكِنْ ثُدُرُكُهُ الْقُلُوبُ بِحَقَائِقِ الْإِيمَانِ، قَرِيبٌ مِنَ الْأَشْيَاءِ غَيْرُ مُلَامِسٍ، بَعِيدٌ مِنْهَا غَيْرُ مُبَابِيٍّ، مُتَكَلِّمٌ لَا بِرَوْيَيَّةٍ، مُرِيدٌ لَا بِهِمَةٍ، صَانِعٌ لَا بِجَارِ حَةٍ.

لَطِيفٌ لَا يُوَصَّفُ بِالْخَفَاءِ، كَبِيرٌ لَا يُوَصَّفُ بِالْجَفَاءِ، بَصِيرٌ لَا يُوَصَّفُ بِالْحَاسَةِ، رَحِيمٌ لَا يُوَصَّفُ بِالرِّقَّةِ. تَعْنُو الْوُجُوهُ لِعَظَمَتِهِ، وَ تَحِبُّ الْقُلُوبُ مِنْ مَحَافَتِهِ.

-----☆☆-----

(۱۷۸) وَمِنْ خُكْلَبِهِ اللَّهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِي ذِمَّةِ أَصْحَابِهِ

أَحْمَدُ اللَّهُ عَلَى مَا قَضَى مِنْ أَمْرٍ، وَ قَدَرَ مِنْ فِعْلٍ، وَ عَلَى ابْتِلَاعِ بِكُمْ أَيَّتُهَا الْفِرْقَةُ الْيَقِّنِ إِذَا أَمْرَتُ لَمْ تُطِعْ، وَ إِذَا دَعَوْتُ لَمْ تُحِبَّ، إِنْ أَمْهَلْتُمْ خُضْتُمْ، وَ إِنْ حُوْبِتُمْ

ہوا اور اگر جنگ چھڑ جاتی ہے تو بزدلی دکھاتے ہو اور جب لوگ امام پر ایکا کر لیتے ہیں تو تم طعن و تشنیع کرنے لگتے ہو اور اگر تمہیں (جگہ باندھ کر) جنگ کی طرف لا یا جاتا ہے تو اٹھ پیروں لوٹ جاتے ہو۔

تمہارے دشمنوں کا برا ہو! تم اب نصرت کیلئے آمادہ ہونے اور اپنے حق کیلئے جہاد کرنے میں کس چیز کے منتظر ہو؟ موت کے یا اپنی ذلت و رسائی کے؟ خدا کی قسم! اگر میری موت کا دن آئے گا اور البتہ آکر ہے گا تو وہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا، درآں حالیکے میں تمہاری ہم شنی سے بیزار اور (تمہاری کثرت کے باوجود) اکیلا ہوں۔

اب تمہیں اللہ ہی اجردے! کیا کوئی دین تمہیں ایک مرکز پر جمع نہیں کرتا اور غیرت تمہیں (دشمن کی روک تھام پر) آمادہ نہیں کرتی۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ معاویہ چند تند مزاج اور باشون کو دعوت دیتا ہے اور وہ بغیر کسی امداد و اعانت اور بخشش و عطا کے اس کی پیروی کرتے ہیں اور میں تمہیں امداد کے علاوہ تمہارے معینہ عطیوں کے ساتھ دعوت دیتا ہوں مگر تم مجھ سے پرا گندہ و منتشر ہو جاتے ہو اور مخالفین کرتے ہو، حالانکہ تم اسلام کے رہے ہے افراد اور مسلمانوں کا بقیہ ہو۔ تم تو میرے کسی فرمان پر راضی ہوتے اور نہ اس پر متحد ہوتے ہو، چاہے وہ تمہارے جذبات کے موافق ہو یا مخالف۔ میں جن چیزوں کا سامنا کرنے والا ہوں ان میں سب سے زیادہ محبوب مجھے موت ہے۔ میں نے تمہیں قرآن کی تعلیم دی اور دلیل و برهان سے تمہارے درمیان فیصلے کئے اور ان چیزوں سے تمہیں روشناس کیا جنہیں تم نہیں جانتے تھے اور ان چیزوں کو تمہارے لئے خوشگوار بنایا جنہیں تم تھوک دیتے تھے۔ کاش کہ اندھے کو کچھ نظر آئے اور سونے والا (خواب

حُرْثُمْ، وَ إِنْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَىٰ إِمَامٍ طَعْنَتُمْ، وَ إِنْ أُجْتَمَعُ إِلَىٰ مُشَاقَةٍ نَّكَضْتُمْ.

لَا أَبَا لَغَيْرِكُمْ! مَا تَنْتَظِرُونَ
إِنْصَرِكُمْ وَ الْجِهَادُ عَلَىٰ حَقِّكُمْ؟
الْمُبُوثُ أَوِ الدُّلُّ لَكُمْ؟. فَوَاللَّهِ!
لَئِنْ جَاءَ يَوْمٌ . وَ لَيَأْتِيَنِّي . لَيُفَرِّقَنَّ
بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ أَنَا لِصُحْبَتِكُمْ قَالِ،
وَ إِنْ كُمْ غَيْرُكَثِيرٍ.

بِلِلَّهِ أَنْتُمْ! أَمَا دِيْنُ يَعْجَمُكُمْ! وَ لَا حَمِيَّةَ
تَشْحُذُكُمْ! أَوْ لَيْسَ عَجَبًا أَنَّ مُعَاوِيَةَ
يَدْعُو الْجُفَافَةَ الطَّاغَامَ فَيَتَبَعُونَهُ عَلَىٰ غَيْرِ
مَعْوَنَةٍ وَ لَا عَطَاءَ، وَ أَنَا أَدْعُوكُمْ. وَ أَنْتُمْ
تَرِيْكَةُ الْإِسْلَامِ وَ بَقِيَّةُ النَّاسِ . إِلَىٰ
الْمُعْوَنَةِ وَ طَائِفَةٌ مِّنَ الْعَطَاءِ، فَتَفَرَّقُونَ
عَنِّي وَ تَخْتَلِفُونَ عَلَيَّ؟.

إِنَّهُ لَا يَخْرُجُ إِلَيْكُمْ مِّنْ أَمْرِي رِضَىٍ
فَتَرْضُونَهُ، وَ لَا سَخْطٌ فَتَتَجَبَّعُونَ عَلَيْهِ، وَ
إِنَّ أَحَبَّ مَا أَنَا لَاقِ إِلَيَّ الْمَوْتُ! قَدْ
دَارَ سُتُّكُمُ الْكِتَابَ، وَ فَاتَّحْتُكُمُ الْحِجَاجَ،
وَ عَرَّفْتُكُمْ مَا أَنْكَرْتُمْ، وَ سَوَّغْتُكُمْ مَا
مَجَجْتُمْ، لَوْ كَانَ الْأَعْمَى يَلْحَظُ، أَوِ النَّائِمُ
يَسْتَيْقِظُ! وَ أَقْرِبُ بِقَوْمٍ مِّنَ الْجَهَنَّمِ بِاللَّهِ

قَائِدُهُمْ مُعَاوِيَةُ! وَ مُؤَدِّبُهُمْ ابْنُ غَلْفَتِ سَهْلٍ بَدْرٌ
جَسْ كَابِيْشِر وَ معاوِيَةُ اور معلم نابغہ ملکا بیٹا ہے۔
النَّابِغَةُ!

--☆☆--

-----☆☆-----

مط ”نابغہ“ عمر وابن عاص کی والدہ لیلی غزیہ کا لقب ہے۔ اسے بجائے باپ کے ماں کی طرف نسبت دینے کی وجہ اس کی عمومی شہرت ہے۔
چنانچہ جب اروی بنت حارث معاویہ کے ہاں گئیں تو دوران گنگو میں عمر وابن عاص کے ٹوکنے پر آپ نے اس سے کہا:

وَ آتَتَ يَا ابْنَ النَّابِغَةِ تَكْلِمَهُ وَ أُمُّكَ كَانَتْ أَشْهَرُ الْمَرْأَةِ تَعْنِي بِمَكَّةَ وَ اخْدُهُنَّ أُجْرَةً،
اَدَّعَالَكَ خَمْسَةُ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَعِلَتْ اُمُّكَ عَنْهُمْ فَقَالَتْ: كُلُّهُمْ آتَانِي، فَانْظُرُو
آشْبَهَهُمْ بِهِ فَالْحُقْوَةُ بِهِ، فَخَلَبَ عَلَيْكَ شَبَهُ الْعَاصِ بُنِي وَأَئِلِ فُلْحَقَتْ بِهِ.
اے نابغہ کے بیٹے تم بھی بولنے کی جرات کرتے ہو حالانکہ تمہاری ماں شہرہ آفاق اور مکہ میں گانے بجانے کا پیشہ کرتی
تھی اور ارجت لیتی تھی چنانچہ تمہارے متعلق پانچ آدمیوں میں نے دعوی کیا اور جب تمہاری ماں سے دریافت کیا گیا تو
اس نے کہا کہ: ہاں! یہ پانچوں آدمی میرے پاس آئے تھے، لہذا جس سے یہ مشاہدہ ہوا اس کا اسے بیٹا قرار دے لو تو تم
عاص ابن واٹل سے زیادہ مشاہدہ نظر آئے جس کی وجہ سے تم اس کے بیٹے کہلانے لگے۔ (عقد الغریدہ، ج ۱، ص ۲۲)

☆☆☆☆☆